تحقیق السماع فی ضوء الشرع

المعروف بہ

قوالی کی حقیقت

وارثِ جبِّ مولائے کائنات جانشینِ سرکار مسولی عطائے سرکار تاج الاولیا حضور گلزار ملت حضرت علامہ الحاج

سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی قادری رزّاقی اسمٰعیلی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بانی وسربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاسمٰعیلیہ مسولی شریف ضلع بارہ بنکی، یوپی

نام کتاب : تحقیق السماع فی ضوء الشرع

مصنف : سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی قادری رزاقی

کمپوزنگ : محمد سہیل سعدی اسمٰعیلی متعلم الجامعۃ الاسمٰعیلیہ

تعداد : 1100

صفحات : ۲۰

سن اشاعت : ۲۰۱۸ء

قیمت : 30

ملنے کے پتے

﴿پیش لفظ﴾

باسمہ تعالیٰ و تبارک

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

۔زندگی کو ایک نہ ایک دن جام اجل چکھنا ہے کیوں نہ ہم اس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل کر کے تابناک بنادیں۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جس قوم نے اپنے نبی کے فرامین و فرمودات کو چھوڑ دیا اس کا دہر سے نام ونشاں مٹ گیا۔

زندگی دو طرح کی ہوتی ہے ایک دنیوی زندگی جس کے اختتام کے علم سے انسان نابلد ہے جو قلیل مدت کے بعد اختتام پذیر ہو جاتی ہے پروردگار عالم نے جتنا وقت اس کے لئے مقرر فرما دیا ہے اس سے ایک سیکنڈ بھی کمی و بیشی نہیں ہو سکتی **(اذا جاء اجلھم لا یستأخرون ساعة و لا یستقدمون)**۔

دوسری زندگی اخروی ہے دنیوی حیات کے برخلاف اس کی حد معین نہیں چونکہ اس زندگی کا عیش و عشرت میں گزرنا دنیوی زندگی کی فلاح و بہبودگی کا محتاج ہے اس لئے ہر عاقل پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی دنیوی زندگی کو سنت سرکار کا عملی جامہ پہنا کر اسے کامیاب کرنے کی ہر ممکن سعی بروئے کار لائے۔

ہم اپنی زندگی کو اسی وقت کامیاب بنا سکتے ہیں جب ہم اپنی حیات کے لیل و نہار کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شب و روز کے ساتھ اس طرح ضم کر دیں کہ عبادت و معاملت نشست و برخاست، خورد و نوش، وضع و قطع، نیز، ملاقات احبا و اقارب میں اور ان کے علاوہ دیگر امور میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم کو اپنا رہبر و رہنما بنالیں۔

یہ بات کسی پر مخفی نہ ہوگی کہ دور حاضر میں مروجہ قوالی نے عظیم شہرت حاصل کر لی ہے اور اس میں بے شمار لغو و ناجائز کام شامل ہو چکے ہیں۔

آہ۔مقام افسوس ہے کہ لوگ بزرگان دین کی محبت کا دم بھی بھرتے ہیں اور وہ کارہائے بدانجام دیتے ہیں جو شریعت میں اصلاً قابل مدح نہیں۔

رسالہ **تحقیق السماع فی ضوء الشرع** جو بفضلہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں کی زینت بنا ہوا ہے یہ کرم بالائے کرم ہے خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کا، عنایت ہے غوث وخواجہ ورضا رضی اللہ عنہم کی یہ عطا ہے سرکار بانسہ، وخلیفۂ سرکار بانسہ واقف اسرار متشابہات التنزیل حضرت علامہ سید میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ، سرکار رئیس الاولیا ونور الاولیا کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس فقیر سراپا تقصیر کو بڑی پیہم سعی کے بعد اور خدمت خلق میں مصروفیت کے باوجود بذریعۂ قلم اشاعت مسلک اعلیٰ حضرت کی توفیق بخشی۔

اس رسالے میں ان ائمہ کی کتابوں کی چند عبارتیں پیش کی گئی ہیں جن کی ذات اکابرین کے نزدیک مقبول ومعروف اور قابل صد ستائش ہے مزید یہ کہ آخر میں مشکل الفاظ کے معانی بھی تحریر کردئے گئے ہیں تا کہ قاری کو کتاب کے مطالعہ کے وقت کسی طرح کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

بڑی نیک بختی کی بات ہے کہ عالیجناب مرحوم حاجی نذیر احمد صاحب کی برسی کے موقع پر بغرض ایصال ثواب ان کے صاحبزادگان عبداللہ سعود اسماعیلی صاحب، عبید اللہ ناصر اسماعیلی صاحب، نے مذکورہ کتاب کی طباعت کی ذمہ داری لی ہے رب قدیر للا کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔حاجی صاحب کے درجات کو بلندی عطا فرمائے، قبر کو بقعۂ نور بنادے بروز محشر مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرما۔اور مولیٰ اس رسالے کو میرے حق میں ذریعۂ نجات بنادے اور اسے عوام وخواص سب کے لئے بے حد مفید بنادے۔آمین آمین آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

فقیر سید شاہ **گلزار اسمٰعیل** واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ بانی وسربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاسمٰعیلیہ مسولی شریف

تعزیت نامہ

مسلمان موت کے تصور کو ہرگز اپنی زندگیوں سے اخفا میں نہیں رکھ سکتے۔ انھیں تو سبق ہی یہی دیا گیا ہے کہ وہ زندہ ہی موت کے ساتھ رہیں۔ ان کے نزدیک زندگی اور موت کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے مومن موت کو ہر لحظہ یاد رکھتا ہے۔ مسلمان کو اسلام نے آگہی یہی دی ہے کہ جیون بھگتانا ہے تو موت کو سینے سے لگائے رکھو۔ ہر دن، ہر آن، ہر لمحہ کی وہ تمہاری رفیق ہے۔

اللہ رحمتیں نازل فرمائے۔ ۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۱ ہجری مطابق ۲ جنوری ۲۰۲۰ء کو وقت صبح حاجی نذیر احمد رضوی صاحب (مرید حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ) وصال کر گئے۔ حاجی صاحب الحمد للہ بڑے ملنسار تھے تا عمر موافق شرع زندگی گزارنے کی سعی کرتے رہتے، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ و حضور گلزار ملت مدظلہ کی بارگاہ میں بے پناہ الفتوں کا خراج پیش کرتے رہے۔ اللہ کریم حاجی صاحب کی خدمات قبول فرمائے۔ بہت بہت مسرت و شادمانی ہوئی جب میں نے سنا کی مرحوم حاجی صاحب کی برسی کے موقع پر ان کے صاحبزادگان (جناب عبد اللہ سعود اسماعیلی، جناب عبید اللہ ناصر اسماعیلی صاحبان نوری کریشن، مالتی باغ بنارس) نے اپنے والدہ ماجدہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے مرشدی حضور گلزار ملت مدظلہ کی مایۂ ناز تصنیف تحقیق السماع فی ضوء الشرع المعروف قوالی کی حقیقت کی طباعت کروانے کا عزم مصمم کیا ہے۔

رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ مرحوم حاجی صاحب کی قبر پر رحمتوں، نور کی بارش فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور صاحبزادگان کو دن دونی رات چوگنی ترقی و عروج عطا فرمائے، والدہ ماجدہ کو عمر خضر عطا فرمائے، اہل خانہ کو صبر جمیل و جزیل عطا فرمائے، جملہ مسلمانان اہلسنت کو حاسدین کی حسد، ظالمین کے ظلم، شریرین کے شر سے محفوظ فرمائے اور اس کتاب کو عوام اہلسنت کے لئے مفید تر بنائے، حضور گلزار ملت کا سایہ ہم سبھی مسلمانوں پر تا دیر قائم و دائم فرمائے۔

آمین بجاہ عبادک الصالحین فیض یافتہ بارگاہ سرکار مسولی المذنب محمد سہیل سعدی اسماعیلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قوالی کی تعریف: هُوَ مُجَرَّدُ صَوْتِ الْقَوَّالِ مَعَ الْاَشْعَارِ الْمُشْعِرَةِ مِنْ کَمَالِ صَنْعَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: قوالی وہ صرف قوال کی آواز اشعار کے ساتھ کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی کمال صنعت کی خبر دے۔ کشف القناع

باجے کے ساتھ قوالی کا حکم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ** سورۂ انعام رکوع ۴

یعنی اور دنیاوی زندگی نہیں ہے مگر کھیل کود اور دار آخرت کی بھلائی ہے ان کے لئے جو متقی اور پرہیزگار ہیں (کنز الایمان)

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا **لَيَكُوْنَنَّ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَمْرَ وَالْخِنْزِيْرَ وَالْمَعَازِفَ۔** الحدیث ترجمہ: میری امت میں کچھ قومیں شراب اور خنزیر اور باجے کو حلال جانیں گی۔

مسئلہ: لہو ولعب ہوں یا اس کے آلات ہوں مثلاً ڈھول جھانجھ وغیرہ بلا شک وشبہ حرام ہیں۔ علامہ سید فخر الدین زراوی خلیفۂ محبوب الٰہی نے حضرت نظام الحق والدین محمد احمد رضی اللہ عنہ کے زمانے ہی میں قوالی اور سماع کے حوالے سے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام کشف القناع عن اصول السماع ہے اس کتاب میں حضرت نے ساز باجہ، رقص وتواجد وغیرہا کے بارے میں لکھا ہے **اَمَّا سِمَاعُ مَشَائِخِنَا فَبَرِیٌّ عَنْ هٰذِهِ التُّهْمَةِ۔**

یعنی رہی بات ہمارے بزرگوں کے سماع کی تو اس تہمت سے بری ہیں

اور حضرت میر حسن علی سنجری رحمۃ اللہ علیہ جو محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید رشید ہیں انہوں نے حضور محبوب الٰہی کے ملفوظات جمع کئے ہیں اور اس کا نام رکھا ہے فوائد الفوائد اس میں مکتوب ہے مزامیر حرام است۔ یعنی مزامیر حرام ہیں مزامیر مزمار کی جمع ہے جس کے معنیٰ بانسری کے ہوتے ہیں اور چونکہ یہ لہو ولعب اور جدید طرز و طرب میں مستعمل ہونے لگا جو ذکر کے لذات کے برخلاف لغویات و شہوات قلب کا باعث ہے بریں بنا اس کی حرمت قرآنی آیت، حدیث پاک اور اقوال ائمہ سے ثابت کی گئی ہے۔

یہ بات تو مزامیر کی حرمت کے حوالے سے تھی رہ گئی بات قوالی کے جواز و عدم جواز کی تو اس کے لئے درج ذیل شرائط کا بنظر عمیق مطالعہ کریں۔

﴿شرائط قوالی﴾

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۱۲۵ میں فرماتے ہیں

جب سَامِعْ، مَسْمُوْع، مَسْمَعْ، مِسْمَعْ، سِمَاعْ، اِسْمَاعْ مفاسد سے پاک ہوں تو قوالی جائز ورنہ ناجائز ہے۔

سَامِعْ: یعنی سننے والے اہل ہوں نہ کہ نااہل مثلاً عورت وغیرہ نہ ہوں۔

مَسْمُوْع: یعنی جس کو سنایا جارہا ہے مثلاً نعت و منقبت یا ایسا شعر ہو جو خلاف شرع نہ ہو اور اگر ہجر و وصال اور عشقیہ شاعری ہو تو بہتر ہے کہ مسجد میں نہ ہو۔

مِسْمَعْ: یعنی سنانے کا آلہ مزامیر ڈھول تاشہ وغیرہ نہ ہو۔

مَسْمَعْ: یعنی سننے کی جگہ مجلس فساق سے پاک ہو۔

سِمَاعْ: یعنی سننا ایسے وقت میں نہ ہو کہ اس سے نماز باجماعت یا کسی فرض اور واجب یا ایسا امر جو اہم شرعی ہو اس میں خلل آئے۔

اِسْمَاعْ: یعنی سنانا ایسی آواز سے نہ ہو جس سے کسی نمازی کی نماز یا کسی سوتے کی نیند

میں یا مریض کے آرام میں خلل آئے اور اگر حسن وعشق اور وصل وہجر کا ذکر ہو تو عورت تک آواز نہ پہونچے حتیٰ کہ اگر سنانے والے کی آواز دلکش ہو تو احتیاطاً مناسب ہے کہ اس کی آواز عورت تک نہ پہونچے۔

قوالی اپنی تمام شرطوں کے ساتھ بلاشبہ جائز ہے اور جن بزرگوں نے جذب کی حالت میں مزامیر کے ساتھ قوالی سنی ہے ان کے اس فعل کو دلیل بنانا شرعاً معتبر نہیں کیونکہ یہ حضرات جب خود مرفوع القلم تھے تو ان کے عمل کو بطور دلیل پیش کرنا چہ معنیٰ دارد؟

کشف القناع میں ہے **سمع بعض المغلوبین السماع مع المزامیر فی غلبات الشوق** یعنی بعض بزرگوں نے غلبۂ شوق میں مزامیر کے ساتھ قوالی سنی ہے لیکن افسوس صد افسوس آج ہمارے سماج میں چند ایسے عاشق لغویات وخرافات ہیں جو مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ آپ کا عمل قابل مذمت اور ناجائز ہے تو بزرگوں کا نام لینا شروع کر دیتے ہیں بعضے تو بلا جھجک سلسلۂ چشتیہ کا نام لینا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اسی سلسلہ کی ایک عظیم شخصیت جن کو دنیا سرکار محبوب الٰہی کے نام سے موسوم کرتی ہے ان کے خلیفۂ ارشد کی مرتب کردہ کتاب کشف القناع میں ہے انہوں نے بالوضاحت فرمایا کہ محض صنعت الٰہی کی خبر دینے والی آواز شرائط مذکورہ کے ساتھ ہو تو وہ قوالی جائز ہے ورنہ ناجائز۔

پتہ چلا کہ دور حاضر کی مروجہ قوالی جو جامع الممنوعات ہے ہرگز جائز نہیں۔ اب آیئے حرمت مزامیر پر فقہا کے چند منقولات کا مطالعہ کریں۔

درمختار میں ہے **و من ذٰلک (ای من الملاھی) ضرب النوبة للتفاخر فلو للتنبه فلا باس ھٰذا یفید ان آلة اللھو لیست بحرمة بعینھا بل لقصد اللھو منھا اما من سامعھا او من المشتغل بھا و به تشعر الاضافة الاتریٰ ان**

ضربة تلك الآلات بعينها حل تارةً و حرم اخرىٰ باختلاف النية والامور بمقاصدهاو فيه دليل لساداتنا الصوفية الذين يقصدون بسماعمها اموراً و هم اعلم بها فلا يبادر المعترض بالانكار كي لا يحرم بركتهم فانهم السادات الاخيار۔ شامی

اوراسی میں سے یعنی کھیل کو دنقارہ کا فخریہ طور سے بجانا ہے تو اگر خبر دار کرنے لئے ہوتو حرج نہیں یہ فائدہ دیتا ہے اس بات کا کہ آلۂ لہو حرام بعینہ نہیں ہے بلکہ لہو کے ارادے کے سبب حرام ہے جو کہ اس کے سننے والے کی جانب یا اس کے ساتھ مشغول ہونے والے کی جانب سے ہوتا ہے اور اس سے اضافت سمجھ میں آجاتی ہے تم بخوبی جانتے ہو کہ ان آلات کا بجانا بعینہ حلال ہے اور کبھی کبھی نیت کے بدل جانے کے سبب حرام ہے اور تمام امور اپنے مقاصد کے ساتھ ہوتے ہیں اس میں ہمارے ان سادات صوفیہ کے لئے ایک دلیل ہے جو لوگ اس کے سماع کا ارادہ رکھتے ہیں اموری طور پر وہ اس کو خوب جانتے ہیں تو معترض انکار کا اظہار نہ کرے تا کہ ان کی برکتوں سے محروم نہ ہو کیونکہ یہی سادات اخیار لوگ ہیں۔

علامہ شامی کی عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ مزامیر کی حرمت لہو ولعب کی وجہ سے ہے اور موجودہ دور میں جتنے بھی گانے بجانے کے آلات پائے جاتیں ہیں تقریباً سب میں لہو ولعب شامل ہے، اور رقص واضطراب بھی لہو ولعب کی بنا پر حرام ہے۔

جیسا کہ حدیقہ ندیہ میں ہے **الرقص هو الحركة الموزونة علىٰ ميزان نغمة مخصوصة الاضطراب هو الحركة غير الموزونة فكل واحد منها من جملة لعب غير مستثنىٰ و كل لعب لابن أدم حرام الا ثلٰثة ملاعبة الرجل اهله و تاديبه لفرسه و مناصلة بقوسه۔ بحواله**

حديقه نديه علي طريقة محمديه

ترجمہ: رقص ایک حرکت موزونہ کا نام ہے جو مخصوص نغمہ کے وزن پر ہوتا ہے اور اضطراب وہ حرکت غیر موزونہ کا نام ہے ان دونوں میں ایک بلا استثناء کھیل ہے کھیل تماشہ اولاد آدم کے لئے حرام ہے مگر تین (۱) اپنی بیوی کے ساتھ ملاعبت (۲) گھوڑ سواری (۳) اور تیر اندازی۔

اور رقص کے متعلق ذخیرہ و بزازی و قرطبی سے منقول ہے **انه كبيرة و حرام بالا جماع** بلا شبہ وہ گناہ کبیرہ اور بالاتفاق حرام ہے منقول از فتاویٰ رضویہ ج ۹

معلوم ہوا کہ مزامیر کی طرح رقص کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ وہ ذکر الٰہی سے غافل کرنے کا سبب ہے اسی لئے حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ نے آخری وقت میں ترک سماع کر دیا تھا۔

عوارف المعارف میں ہے **قيل ان جنيد ترك السماع فقيل له كنت تسمع فقال مع من قيل له تسمع لنفسك فقال ممن لانهم كانوا الا يسمعون الا من اهل مع اهل فلما فقد الا خوان ترك السماع۔**

کہا جاتا ہے جس وقت حضرت جنید علیہ الرحمہ نے سماع ترک کر دیا تو ان سے کہا گیا کہ آپ سنتے تھے تو انہوں نے فرمایا کس کے ساتھ؟ ان سے کہا گیا کہ اپنے نفس کے ساتھ اور بذات خود سنتے تھے تو فرمایا کس کے سبب؟ کیونکہ وہ حضرات اہل سے سنتے تھے اور اہل کے ساتھ سنتے تھے تو جب وہ حضرات دنیا سے اٹھ گئے تو سماع بھی ترک کر دیا۔

اسی طرح سلسلۂ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضور قطب الدین بختیار کاکی علیہ

الرحمہ نے قوالی گانے والوں پر لعنت فرمائی۔ چنانچہ ملفوظات اعلیٰ حضرت میں مکتوب ہے۔

عرض: کیا یہ صحیح ہے کہ محبوب الٰہی علیہ الرحمہ نے قبر میں کھڑے ہو کر گانے والوں پر لعنت فرمائی ہے؟

ارشاد: یہ واقعہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کا ہے آپ کی مزار پر قوالی ہو رہی تھی حضرت ابراہیم ایرجی علیہ الرحمہ باہر مجلس سماع کے وقت تشریف فرما تھے ایک صاحب صالحین میں سے آپ کے پاس آئے اور گزارش کی کہ مجلس میں آپ تشریف لے چلئے تو حضرت ابراہیم ایرجی علیہ الرحمہ نے فرمایا تم جاننے والے ہو اور مواجہ اقدس میں حاضر ہو اگر حضرت راضی ہوں تو میں ابھی چلتا ہوں انہوں نے مزار اقدس پر مراقبہ کیا دیکھا کہ حضور قبرستان میں پریشان خاطر ہیں اور قوالوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں **ایں بد بختاں وقت مارا پریشان کردہ اند** ان بد نصیبوں نے ہمارے وقت کو پریشان کر دیا ہے۔ واپس آئے اور قبل عرض فرمایا آپ نے دیکھا۔ الملفوظ

رسالہ قشیریہ میں امام قشیری سے منقول ہے کہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا ہے کہ ایک شخص مزامیر سنتا ہے اور کہتا ہے میرے لئے حلال ہے اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ چکا ہوں کہ اختلاف کا مجھ پر اثر نہیں تو حضرت نے فرمایا **نعم وصل ولٰکن الیٰ سقر** یعنی ہاں پہونچا لیکن جہنم میں۔ رسالہ قشیریہ ص ۳۰

اشعۃ اللمعات میں شیخ محقق علی الاطلاق فرماتے ہیں اما با تکلف با الحاق موسیقی مکروہ است یعنی لیکن تکلف کے ساتھ موسیقی کا الحاق

مکروہ ہے۔

تقریباً پانچ سو برس پہلے لکھی گئی کتاب فتاویٰ عالمگیری میں ہے

السماع والقوال والرقص یفعله المتصوف فی زماننا حرام لا یجوز القصد الیه والجلوس علیه وهو الغناء والمزامیر سواءٌ

ترجمہ: سماع قوالی اور ناچنا ہمارے زمانے کے جعلی صوفیوں نے بنا رکھا ہے جو حرام ہے نہ اس کی طرف جانے کا ارادہ کرنا جائز ہے اور نہ اس میں بیٹھنا جائز اور وہ گانا اور باجے حرمت میں برابر ہیں۔

ردالمختار باب المرشد میں ہے **من یستحل الرقص قالوا بکفره ولا سیما الدف یلهو ویزمر** ردالمختار ج ۵ ص ۲۳۰

یعنی جو رقص کو حلال سمجھے فقہا اس کے کفر کے قائل ہیں بالخصوص وہ دف کہ جس سے لہو کرے اور باجے بجائے۔

مذکورہ اقوال سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ رقص و وجد، مزامیر وغیرہ ذکر الٰہی سے غافل کرنے کے اسباب ہیں۔

﴿رقص ووجد کی ابتدا﴾

رقص و وجد کی ابتدا کے متعلق اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے علامہ ابوبکر طرطوشی کا قول اس طرح نقل کیا ہے قال العلامہ ابوبکر الطرطوشی اماالرقص و التواجد الذی یو جب عن ذکر اللّٰہ تعالیٰ فاول ما احدثہ اصحا ب السامری لما اتخذ ھم عجلاً جسدالہ خوار قامو ا یرقصون علیہ ویتواجدون ای یظھرون الوجد بالفعل المحرم وھو عبادۃ غیر اللّٰہ کما یفعل ھولاء یاکلون الخشیش و یرقصون من نشاط نفوسھم بالمحرم القطعی والکبر والاعجاب و یتواجدون بالوجد الشیطانی و الشھوات النفسانیۃ بین الفسقۃ المختلطین بالمردان الحسان الوجوہ علیٰ سماع الطنابیر والزمور فھو دین الکفار۔

منقول از فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۱۳

علامہ ابوبکر طرطوشی نے فرمایا کہ رہی بات رقص وتواجد کی جو اللہ کے ذکر سے باز رکھے تو یہ سب چیزیں سب سے پہلے اصحاب سامری نے کیا تھا جنہوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا تھا اور بچھڑے کے لئے ایک جسم اور ایک آواز پیدا ہوئی تو وہ سب کھڑے ہوکر ناچنے لگے اور جھوم جھوم کر اظہار وجد کرنے لگے حرام کاموں کے ساتھ حالانکہ یہی غیر اللہ کی عبادت ہے جیسا کہ وہ لوگ بھنگ کھا کر کرتے ہیں اور ناچتے ہیں اپنے دلوں کے مسرور ہونے کے سبب حرام قطعی کے ارتکاب اور غرور و گھمنڈ کے ذریعہ رقص کرتے ہیں اور وجد ظاہر کرتے ہیں وجد شیطانی اور شہوات نفسانی کے ساتھ ان فاسقوں کے مابین جو حسین چہرے والے امردوں سے خلط ملط ہوتے ہیں اور طنبورو مزامیر کی سماع پر وجد کرتے ہیں پس وہی کافروں کا دین ہے۔

مذکورہ قول سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے رقص و وجد اصحاب سامری نے کیا ۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بزرگان دین نے رقص و وجد محض معرفت و نور ہدایت کی بنا پر کیا تھا اب اگر اس میں یہ چیزیں نہ پائی جائیں تو مشابہت چہ معنیٰ دارد؟

رقص و وجد محض دکھانے کے لئے ہو کہ لوگ معتقد ہو جائیں تو ہلاکت لازمی ہے۔ جیسا کہ حدیقہ ندیہ میں ہے

واما من اظهر هذہٖ الاحوال تعمداً للتوصل الیٰ الدنیا او لتعتقده الناس و يتبركوا به فهذا من اقبح الذنوب والمهلكات والمعاصی الموبقات۔

اور رہا وہ شخص جو ان احوال کا اظہار کرے جان بوجھ کر دنیا طلبی کے لئے یا اس لئے کہ لوگ معتقد ہو جائیں اور اس سے برکت حاصل کریں تو یہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے اور ہلاکت و معاصی و تباہی میں سے ہے۔

معاشرے میں ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جب باجہ کے عدم جواز کا فتویٰ صادر کیا گیا ہے تو دف بھی تو باجہ ہے اس کو کیوں جائز کہا گیا؟

اس معاملہ کے حل کے لئے درج ذیل دف کی شرعی حیثیت کا مطالعہ کریں۔

﴿دف کی شرعی حیثیت﴾

دف کیا ہے؟ هُوَ الْمُدَوَّرُ وَالْمُغَشّٰى مِنْ جَانِبِ الْمُسَمّٰى بِالْغِرْبَالِ الَّذِی یُطَبَّلُ بِهٖ۔

حاشیہ نسائی شریف ج ۲ ص ۹۵ دف گول ہوتا ہے جو ایک جانب سے ڈھکا ہوتا ہے جسے چھلنی نام دیا جاتا ہے جس سے طبلہ بجایا جاتا ہے۔

نکاح، عیدین اور سفر سے خیر مقدم کے لئے کسی شرعی خوشی کے لئے احباب کا اجتماع ہو تو صرف شرعی دف بجا سکتے ہیں وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ قواعد موسیقی کی رعایت ہو اور جھانجھ وغیرہ نہ ہو مزید یہ کہ لہو مکروہ اور لذت شیطانی کی حد تک نہ ہو اور مردوں کے لئے ہر حال میں مکروہ ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں **یکرہ للرجال علیٰ کل حال** از فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۳۳ مردوں کے لئے ہر حال میں مکروہ ہے ایسے ہی باعزت زوجات نہ بجائیں ہاں چھوٹی بچیاں اور باندیاں سیدھے سادے اشعار ہوں یا سہرے سہاگ جو خالی من الفحش ہوں تو ان اشعار کے ساتھ شرعی دف بجا سکتے ہیں جیسے مدینہ شریف میں انصار صحابۂ کرام کے یہاں شادیوں میں سمدھیانے جا کر پڑھا کرتے تھے۔

اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ

ترجمہ: ہم تمہارے پاس آئے اللہ تمہیں اور ہمیں زندہ رکھے۔

حدیث شریف: **عن بریدة قال خرج رسول الله صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فی بعض مغازیه، فلما انصرف جاءت جاریةٌ سوداء فقالت یا رسول الله انی کنت نذرت ان ردک الله صالحاً ان اضرب الدف بین یدیک والغنی فقال لها رسول الله صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ان کنتِ نذرتِ فاضربی والافلا فجعلت تضرب ملخصاً۔**

مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۸

ترجمہ: حضرت بریدہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور کسی جنگ میں تشریف لے گئے پھر جب واپس آئے تو ایک حبشیہ لونڈی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ جب آپ خیریت سے واپس آئیں گے تو میں دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی تو حضور نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی تھی تو بجا ورنہ نہیں پھر وہ لونڈی بجانے لگی۔

اس کی تشریح حاشیہ مشکوۃ میں کچھ اس طرح ہے

فیه دلیل علیٰ ان الضرب بالدف المتعارف مباح و دلیل علیٰ ان سماع صوت امراۃ بالغناء مباح اذا خلا عن الفتنة

یعنی اس میں دلیل ہے اس بات کی کہ دف جو عرف شرع میں متعارف ہے اس کا بجانا مباح ہے اور عورت کے گنگنانے کی آواز کا سننا بھی مباح ہے جبکہ فتنے کا ڈر نہ ہو۔

اسی طرح فتاویٰ عالمگیری، درمختار اور دیگر کتب حنفیہ میں شرعی دف کی حیثیت موجود ہے۔

اگر مزید وضاحت کی تمنا ہو فتاویٰ رضویہ کی طرف رجوع کریں۔

بہر کیف ان دلائل واضحہ کی روشنی میں حکم دف واضح ہو گیا۔ موجودہ دور میں نئی نئی اشیا موسیقی کے متعلق ایجاد ہو چکی ہیں اور آلات رقص موجود ہیں وہ بلا شبہ دف کے جواز کے حکم میں نہیں بریں بنا ان کے حرام ہونے کوئی شک نہیں۔

اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم کو اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے مین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مروجہ قوالی کے عدم جواز پر چند فتاوے

《 محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ 》

(۱) سرکار محبوب الٰہی رضی المولیٰ عنہ سے کسی نے عرض کیا کہ بعض خانقاہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا تو ان سے پوچھا گیا کہ وہاں مزامیر تھے تو کیوں آپ لوگوں نے قوالی سنی؟ بولے ہم ایسے مستغرق تھے کہ خبر بھی نہ ہوئی۔
حضور سلطان المشائخ محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا نیکو نہ کردہ اند آنچہ مشروع است نا پسندیدہ است ایں جواب چیزے نیست ایں سخن در ہمہ معصیتہا بیاید۔
سیر الاولیا ص ۵۲۰ فوائد الفوائد مترجم جز ۳ ص ۱۰۸
انہوں نے اچھا نہیں کیا کیوں کہ جو جائز نہیں ناپسندیدہ ہے یہ کوئی جواب نہیں یہ بات کسی بھی گناہ کا دروازہ کھول دے گی۔

《 سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتویٰ 》

(۲) سرکار اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا کہ ایک عرس میں قوالی اس طریقے سے ہو رہی ہے کہ ڈھول اور دو سارنگی بج رہی ہیں اور چند قوال سرکار غوث اعظم کی شان میں شعر پڑھ رہے ہیں اور دیگر منقبت کے اشعار پڑھے جا رہے ہیں یہ مذکورہ باتیں تو شریعت میں حرام ہیں کیا اس فعل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کرام خوش ہونگے اور حاضرین جلسہ گناہگار ہونگے یا نہیں اور کیا ایسی قوالی جائز ہے؟
حضور اعلیٰ حضرت نے فرمایا ایسی قوالی حرام ہے حاضرین سب گناہگار اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والے اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس

کرنے والے پر ہے وجہ یہ ہے کہ عرس کرنے والے نے قوالوں کو بلایا اور انہوں نے حاضرین اور سامعین کو سنایا اگر یہ انہیں نہ بلاتا تو یہ نہ سناتے تو چونکہ عرس کرنے والا ہی ان تمام امور کا باعث ہوا اسی وجہ سے اس پر سب کا گناہ ہے۔فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۱۱۳

نوٹ: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے فتوے کا مفہوم خوف طول کی وجہ سے پیش کردیا گیا **ان تحتاج فارجع الیه**

﴿مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کا فتویٰ﴾

(۳) سرکار مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ فتاویٰ مصطفویہ ص ۴۴۸ پر فرماتے ہیں دف کے ذریعہ نعت یا قصائد پڑھنا ہرگز نہ چاہئے کہ یہ سخت سوء ادب ہے اور اگر جھانجھ ہو اور اس طور پر بجایا جائے کہ گت پیدا ہو قواعد فن پر جب تو حرام اشد حرام ہے حرام در حرام ہے۔

﴿صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کا فتویٰ﴾

حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ ومولانا مفتی امجد علی اعظمی صاحب قبلہ فرماتے ہیں سماع با مزامیر حرام است اللہ عزوجل ارشاد فرمود **و من الناس منیشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله۔**

در درمختار است **الملاهی کلها حرام قال ابن مسعود رضی الله عنه صوت اللهو و الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات۔ و فی البزازیه استماع صوت الملاهی کضرب قصب و نحوه حرام لقوله علیه الصلوٰة السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفرای بالنعمة۔ والله تعالیٰ اعلم**

﴿حضور بحر العلوم علیہ الرحمہ کا فتویٰ﴾

(۴) حضور بحر العلوم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں شعر اچھے ہی کیوں نہ ہوں طبلہ، ڈھول ،ہارمونیم، یا دیگر آلات موسیقی کے ساتھ گائے جارہے ہوں تو سخت ناجائز وحرام ہے

حدیث شریف میں ہے **کنت مع رسول اللہ** صلی اللہ علیہ والہ وسلم **فسمع صوت مزمار فوضع اصبیعه فی اذنیه۔** مشکوۃ شریف

یعنی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے گانے بجانے کی آواز سنی تو کانوں میں انگلی دے لی۔

خصوصاً آج کل کی قوالی کہ اشعار فحش گانے والے فساق اور آلات موسیقی کی بھرمار اور زیادہ تر مجمع اوباشوں کا ہوتا ہے یہ سخت ناجائز وحرام ہے۔ فتاویٰ بحر العلوم ج ۲ ص ۱۰۱

﴿فقیہ ملت علیہ الرحمہ کا فتویٰ﴾

(۵) حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی فقیہ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قوالی مع مزامیر یعنی ہارمونیم اور ڈھولک کے ساتھ حرام ہے جو شخص ایسی قوالی کا انعقاد کرے اس میں چندہ دینا بھی ناجائز وحرام ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

تعاونوا علی البر و التقوی ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان ۔(نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ ہو)

لہٰذا جو ایسی قوالی کا انعقاد کرے یا اس میں شریک ہو یا چندہ دے اس پر لازم ہے کہ علانیہ توبہ واستغفار کرے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کرے۔

﴿شیر بہار علیہ الرحمہ کا فتویٰ﴾

(۶) حضور شیر بہار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں محض قوالی سننا جائز ہے اور مزامیر حرام ہیں۔ فتاویٰ برکات نوری

﴿مشکل الفاظ کے معانی﴾

لفظ	معنیٰ
مزامیر مزمار کی جمع	باجے
رقص	اچھلنا، کودنا، ناچ، مجرا
ڈفلی	ڈھولک
جلاجل	جھانجھ
قوال	بزرگوں کے قول گانے والا
فساق	فاسق کی جمع گناہگار بدکار
مُسْمِعْ	سنانے والا
مَسْمَعْ	سننے کی جگہ یا وقت
سماع	سننا، رقص وسرود
اسماع	سنانا
سرود	ایک قسم کا باجہ نغمہ راگ
بنظر عمیق	گہری نظر سے، غور وفکر کے ساتھ
کسب معاش	روزی حاصل کرنا
موسیقی	گانے بجانے کا علم

﴿مصادر و مراجع﴾

قرآن
درمختار
بخاری شریف
مشکوٰۃ شریف
ابن ماجہ
نسائی شریف
سیر الاولیا
کشف القناع عن اصول السماع
فوائد الفوائد
الملفوظ
فتاویٰ رضویہ
فتاویٰ عالمگیری
حدیقہ ندیہ علی طریقہ محمدیہ
فتاویٰ مصطفویہ
فتاویٰ فقیہ ملت
فتاویٰ برکات نوری
فتاویٰ بحر العلوم
فتاویٰ امجدیہ

سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی
حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے فیضان
وحضور گلزار ملت مدظلہ العالی کی دعاؤں کے زیر اثر
برائے ایصال ثواب
الحاج نذیر احمد رضوی مرحوم
(ولد الحاج عبد القیوم مرحوم)
پسران
عبداللہ سعود اسماعیلی • عبید اللہ ناصر اسماعیلی
وجملہ عزیز واقارب
فرم:- نوری کریشن "نور منزل" مالتی باغ، بنارس
موبائل
9336497606
پیش کردہ: محترمہ والدہ ماجدہ